JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 15, Issue: 02, January – Jun 2022

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

# انگریزی کارٹون فلمز کے بچوں پر دینی اور ذہنی اثرات

*The Religious and Psychological effects of English Cartoons on children*

**Binesh Haseeb***
*M. Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore*
**Ṣabāḥat Afzal****
*Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore*

**ABSTRACT**

*Entertainment has been a fundamental necessity for man for centuries and man has been adopting different methods for this. Human beings have been making different creative things for achieving fun. In twentieth century, television emerged as the biggest source of entertainment when the world of technology rose. With the passage of time, television industry grew and soon cartoons started appearing on television screen for children. It was a golden opportunity for the Western world to convey their social and ethical ideas to the Muslim society through their children so that they could not become part of an Islamic system or procedure. The West has trapped the present world in various things and technology mills, and the people in modern times find it almost impossible to give their children the required time. Many parents consider watching cartoons a useful activity to keep their children busy so that they may not disturb their peace of mind. It is very important to know how Western cartoons are influencing the minds of Muslim children, what is being shown in these cartoons? are things shown in cartoons permissible in Islam? And how these cartoons are altering the way Muslim children perceive Islam? All these questions have been addressed in this research study.*

**Keywords:** *Cartoons, Psychological effects, religious effects, Islam, Culture, Children, Muslims, Entertainment*

CC BY

## تمہید

اللہ تعالی نے انسان کی آنکھ میں یہ خوبی رکھی ہے کہ وہ جو چیز دیکھ لیتی ہے وہ انسانی ذہن پر گہرے نقوش چھوڑ دیتی ہے، اور اس پر دورس اثرات مرتب کرتی ہے لہذا یہ ممکن نہیں کہ بچے گھنٹوں ٹی وی سکرین کے سامنے بیٹھ کر کارٹون دیکھیں اور ان کے ننھے اذہان ان کے کوئی اثرات قبول نہ کریں۔ ان اثرات کی بہتر نشاندہی کے لیے اس تحقیقی مضمون کے لیے ایک سروے کیا گیا ہے ۔اس سروے کو کروانے کا مقصد کارٹون کے بچوں پر ذہنی اور روحانی اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ اس سلسلے میں بچوں اور والدین دونوں کی رائے لی گئی ہے۔ سروے کے نتائج سے انگریزی کارٹون کے جن اثرات کی نشاندہی ہوئی، ان کو ذیلی صفحات میں متعلقہ عنوانات کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔

### ذہنی اثرات

انگریزی کارٹون فلمز بچوں کے ذہن پر بہت سے منفی نقوش مرتب کر رہی ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی اثرات کا ذکر کیا جارہا ہے:

- **پر تشدد میلانات**

انگریزی کارٹون بچوں کے اندر پر تشدد رویے کو فروغ دیتے ہیں۔ بچے ایک دوسرے کو تنگ کرنا مارنا پیٹنا سیکھ لیتے ہیں، اس بات کو کسی نے اپنی ریسرچ میں کیا خوب واضح کیا ہے:

> Although there is concern that when preschoolers watch comedic violence, they will come to learn that violence is funny, thereby increasing their aggressive tendencies. (1)
>
> اگرچہ اس بار میں تشویش لاحق ہے کہ جب پری اسکولرز مزاحیہ تشدد کو دیکھتے ہیں تو وہ یہ سیکھ لیں گے کہ تشدد محض مذاق کی بات ہے، اس طرح ان کے جارحانہ رجحانات میں اضافہ ہوتا ہے۔

کارٹون فلموں میں تشدد مزاح کے نام پر دکھایا جارہا ہے۔ اس سروے میں بچوں سے سوال پوچھا گیا کہ آپ کو کس طرح کے کارٹون پسند ہیں تو زیادہ تر جواب دہندگان نے یہی کہا کہ ان کو مزاحیہ کارٹون پسند ہیں، جیسا کہ اس چارٹ میں دیکھا جاسکتا ہے:

جواب دہندگان میں سے 40 فیصد لوگ ٹوم اینڈ جیری کو پسند کرتے ہیں۔ٹوم اینڈ جیری میں ایک چوہا اور بلی ایک دوسرے کو تنگ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کررہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس چارٹ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

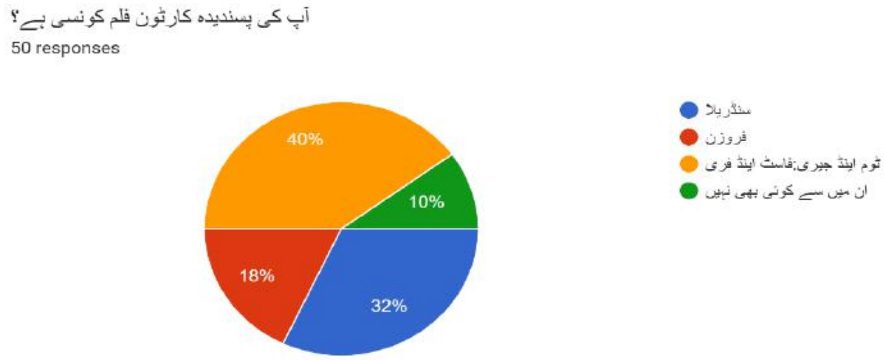


جب چھوٹے بچے تشدد کو مزاح کے نام پر دیکھیں گے تب بھی یہ ان کے لاشعور میں ایک دوسرے کو مارنے اور نقصان پہنچانے جیسے پر تشدد رویے کو پیدا کر دے گا،اور پھر یہ ان کی عادات اور فطرت کا حصہ بن جائے گا۔ اور اس بات کو ایک تحقیق میں یوں بیان کیا گیا ہے:

Children who watch shows in which violence is very realistic frequently repeated or unpunished are more likely to imitable what they see. The study of AACAP also stresses the need for parents to keep a close eye on what their children watch. The cartoon character or actor that was shot has not been harmed, but would actually be seriously injured or die in real life. ([2])

وہ بچے جو ایسے شوز دیکھتے ہیں جس میں تشدد بہت ہی حقیقت پسندانہ ہوتا ہے جس میں کثرت سے بار بار سزا یا سزا نہیں دی جاتی ہے وہ ان چیزوں کی تقلید کا امکان زیادہ رکھتے ہیں جنھیں وہ دیکھتے ہیں کہ AACAP کی تحقیق میں والدین پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ کارٹون کردار یا اداکار جس کو گولی مار دی گئی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے، لیکن حقیقی زندگی میں (اگر ایسا ہو تو) وہ واقعی میں شدید زخمی ہو گا یا مر جائے گا۔

انگریزی کارٹون فلمز میں نہ صرف مزاح کے نام پر ہیں بچوں کو تشدد دکھایا جاتا ہے بلکہ انگریزی کارٹون فلمز بچوں کو ایک دوسرے پر گولیاں چلاتے ہوئے اور خون بہاتے ہوئے بے رحمی سے قتل کرتے ہوئے بھی دکھایا جاتا ہے۔([3]) جیسا کہ ایک انگریزی کارٹون مسٹر پکلس کے ایک سین میں دکھایا جاتا ہے۔ اسلام اس چیز کا مخالف ہے کہ کسی شخص کو بھی بغیر کسی وجہ کے مارا جائے کیوں کہ ایک شخص کو مارنا ساری انسانیت کو مارنے کے برابر ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَنَّہٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ([4])

جس کسی نے کسی کو قتل کیا 'بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا ملک میں فساد برپا کیا ہو تو گویا اس نے سب کو قتل کیا۔

اگر بچہ سنسنی خیز سین کا مزہ لیتے لیتے ذہنی طور پر پر تشدد بن گیا تو ایک وقت آئے گا کہ اس کا ذہن ایسا ہو جائے گا کہ اگر اس کی بات نہ مانی جائے تو وہ کسی کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔ اور مغربی دنیا اور کافر اپنے اس مقصد میں کہ مسلمان بچوں کو تباہ کرنا ہے کامیاب ہو جائیں گے۔ ایک مغربی مصنف کارٹون کے مواد پر تبصرہ کرتے ہوءے لکھتے ہیں:

> Today, cartoon's content is full of violence and terrorism. When children watch the literature of violence, how can we expect from them that they become a good citizen, dislike guns and violence? (5)

آج کے کارٹونز کا مواد تشدد اور دہشت گردی سے بھرا ہوا ہے۔ جب بچے تشدد والا مواد دیکھتے ہیں، تو ہم ان سے کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اچھے شہری بن جائیں، اور بندوق اور تشدد کو ناپسند کریں؟

- **مزاج پر اثر**

انگریزی کارٹون فلمز نے بچوں کے مزاج پر بھی گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ انگریزی کارٹون فلم دیکھنے والے بچے جلدی غصے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ کسی سے چیخ چیخ کر بات کرنے کو بھی برا نہیں سمجھتے۔ سروے میں اسی سے ملتا جلتا ایک سوال کیا تو اس سوال کے نتائج کچھ یوں آئے:

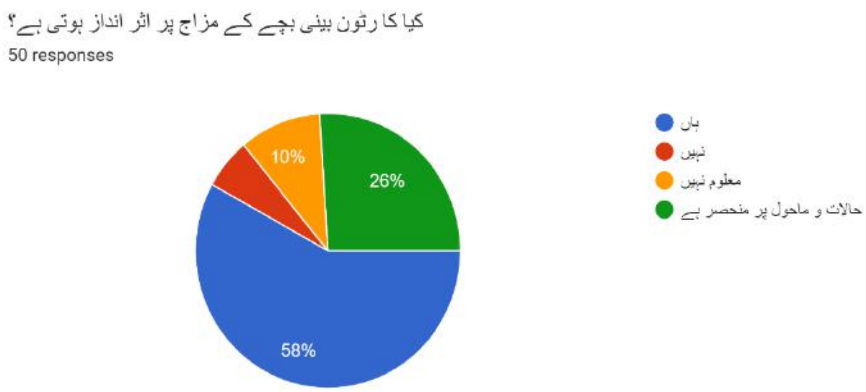


جواب دہندگان کی اکثریت اس بات کی قائل نظر آئی کہ کارٹون بینی بچوں کے مزاج کو بدل دیتی ہے۔ مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ یہ اثرات صرف منفی ہیں۔ ایسے بچوں میں طے چینی اور غصہ بڑھ جاتا ہے۔ بچوں کے اس غصے اور مزاج کی تبدیلی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کارٹون کرداروں میں اکثر ایک فریق دوسرے فریق پر غصہ کرتے نظر آتا ہے۔

- **بول چال میں فرق**

انگریزی کارٹون دیکھنے والے بچوں کے بول چال میں بہت فرق محسوس کیا جا سکتا ہے۔اسی سلسلے میں ایک سروے میں ایک سوال کیا گیا، جس کے نتائج کچھ یوں ہیں:

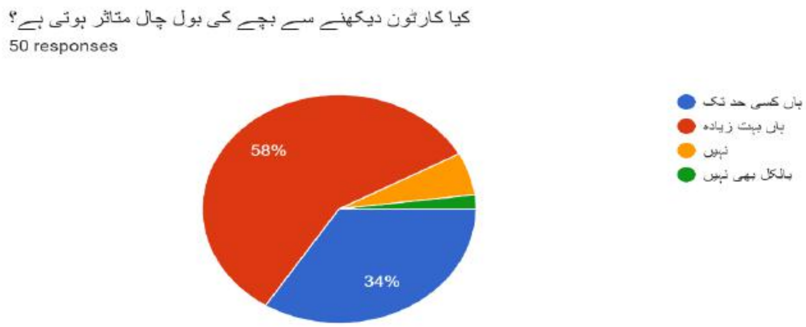


اور ان اثرات کی ایک وجہ یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ بچے جب زیادہ کارٹون دیکھتے ہیں تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ جو کچھ ایک کارٹون کردار کہہ رہا ہے، ٹھیک کہہ رہا ہے، اوران کو اپنے اس کارٹون کا انداز بہت زیادہ بھاتا ہے، اس بات سے قطع نظر کہ اس کے کیا معنی ہیں، کیا یہ گالی ہے یا پھر کوئی بری بات۔ کارٹون کردار کی زبان کے اثرات قبول کرنے کی ایک وجہ یوں بیان کی جاسکتی ہے:

One of most striking quality of cartoon is repetition. In cartoons characters repeat their dialogue, through therepetition of words and sentences. (6)

کارٹونز کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک تکرار ہے۔ کارٹون کردار مختلف الفاظ اور جملے اپنے مکالمات میں دہراتے ہیں۔
انگریزی کارٹون فلمز جب دوسرے ممالک کی زبان میں ڈھالی جاتی ہیں یا کسی اور زبان کے کارٹون انگریزی میں ڈھالے جاتے ہیں تو وہ بچوں کے ذہن اور زبان پر بہت خطرناک قسم کے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جس کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

Most of dubbed cartoon films have negative impact on children, because they do not reflect reality and Arab values, as these films reflect the culture & the values of the country produced it. (7)

زیادہ تر ڈب کارٹون فلموں کے بچوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کیونکہ کارٹون فلم اس ملک کی ثقافت اور اقدار کی عکاسی کرتی ہے جس کی زبان میں یہ کاٹون تخلیق کیے جاتے ہیں۔

- **بچوں میں شوقِ تعلیم پر کارٹون بینی کے اثرات**

دنیاوی اور دینی علم وہ واحد چیز ہے جو ایک مسلمان بچے کو فرش سے اٹھا کر عرش پر لے جاتی ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی بدولت وہ ستاروں پر کمند ڈال سکتا ہے اور اقبال کا شاہین اور حضرت محمد ﷺ کا سپاہی بن سکتا ہے، مگر دور جدید کے نونہال اسکول جانے

کے باوجود بھی تعلیم کے میدان میں کوئی خاص دلچسپی یا شوق نہیں رکھتے۔ اس سلسلے میں سروے میں لوگوں سے جو سوالات کیے گئے اسکے نتائج نیچے چارٹ میں آویزاں ہیں:

اس سروے کے نتائج کے مطابق کارٹون بینی بچوں کی پڑھائی کو ایک خاص حد تک متاثر کرتی ہے۔
اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آیا انگریزی کارٹون دیکھنا بچوں کی تعلیم کے لیے مفید ہیں یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں کیے جانے والے سروے کے نتائج کچھ یوں ہیں۔

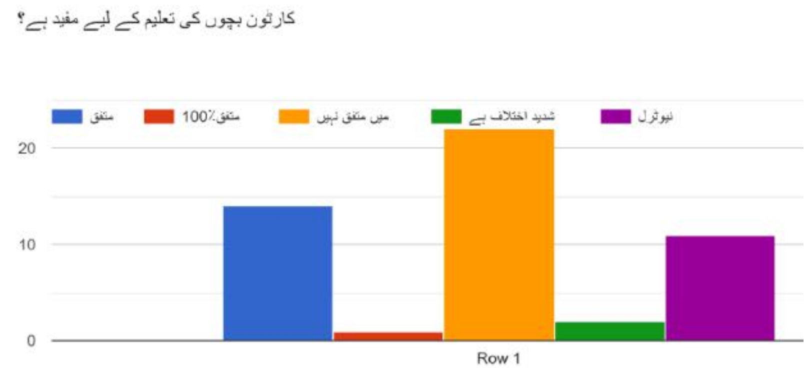


اس سروے کے نتائج نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ زیادہ تر لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ انگریزی کارٹونز میں جو بچوں کے لیے چیزیں دکھائی جاتی ہیں، ان کو دیکھنے سے بچوں کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ مثال کے طور پر اگر انگریزی کارٹونز میں موسیقی سکھائی جاتی ہے تو یہ بچوں کے لئے قطعاً ضروری اور مفید نہیں ہے، کیونکہ اس سے نہ تو بچوں کو دینی معلومات مل رہی ہیں اور نہ ہی دنیاوی معلومات مل رہی ہیں۔

- **مافوق الفطرت کردار کو ہیرو سمجھنا**

کارٹون بینی میں زیادہ وقت صرف کرنے والے بچے تو کاٹون کی دنیا میں ہونے والے واقعات کو حقیقی دنیا میں بھی ممکن سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کا کردار بھی حقیقی دنیا میں ان کے کارٹون کے ہیرو کی طرح ہو جائے، ان کے پاس بھی وہ تمام طاقتیں ہونی چاہیئں جو ان کے ہیرو کے پاس ہوتی ہیں، اور وہ تمام چیزوں کو حقیقی دنیا کا مظہر ماننے لگتے ہیں۔ اسی اثناء میں وہ اپنے ہیرو

سوپر مین، بیٹ مین، سپائڈر مین اور دیگر کے کپڑے پہنتے اور ان کو اپنا مسیحا اور مشکل میں بچانے والا مسیحا سمجھنے لگتے ہیں۔ کارٹونز کے بچوں پر اسی قسم کے اثرات کو کوڈا کٹر ذاکر نائیک اس طرح بیان کرتے ہیں:

> In Bombay there was a serial for children called as shaktiman some where similar to superman.A one young child jump from his house from tall building thinking superman will come and save him but no one come to save him and he dies.(8)
>
> بمبئی میں بچوں کے لئے ایک سیریل تھا جس کو شکتیمان کہا جاتا تھا جو سپر مین سے ملتا جلتا تھا۔ ایک چھوٹا بچہ اپنے گھر سے اونچی عمارت سے چھلانگ لگا دیتا ہے کہ سوپر مین آئے گا اور اسے بچائے گا لیکن کوئی بھی اسے بچانے نہیں آیا اور وہ مر گیا۔

مافوق الفطرت کرداروں کی دنیا میں کھوئے رہنا کارٹونز کا بچوں کے اوپر ایک نمایاں منفی اثر ہے۔ اس سلسلے میں لوگوں سے لی گئی رائے کے نتائج کچھ یوں ہیں۔

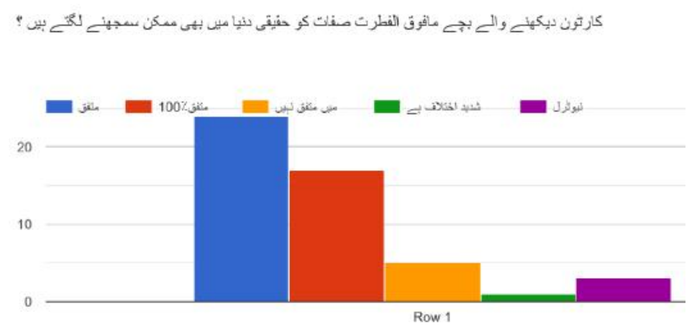


ان نتائج سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاہے سپر ہیرو ہو یا کوئی جادوئی شہزادی بچے اس کی صفات کو جو حقیقی دنیا میں ممکن نہیں ہوتیں اپنے اندر محسوس کرنا چاہتے ہیں۔ اور مسلمان بچے اور بچیاں جنہیں حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام کی شخصیات سے متاثر ہونا چاہیے، وہ ان خیالی کرداروں سے متاثر ہو کر نہ صرف دین سے دور ہوتے جارہے ہیں بلکہ عملی زندگی کے تقاضوں

- **خوابوں کی دنیا میں رہنا**

انگریزی کارٹون دیکھنے سے بچے خوابوں کی دنیا میں ہی رہتے ہیں انہیں بھی سنڈریلا کی طرح اپنے خوابوں کے شہزادے کے آنے کا انتظار رہتا ہے، وہ سارا دن کارٹون دیکھ دیکھ کر انہیں کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں، حقیقی دنیا میں ان کا دل نہیں لگتا۔ سروے میں سوال پوچھا گیا کہ کیا کارٹون بنی بچوں کے اندر خیالی دنیا میں رہنے کا رجحان پیدا کرتی ہے؟ اور اس سوال کے نتیجے میں نتائج کچھ یوں اخذ ہوئے۔

کیا کاٹون بینی بچوں کے اندر خیالی دنیا میں رہنے کا رجحان پیدا کرتی ہے؟

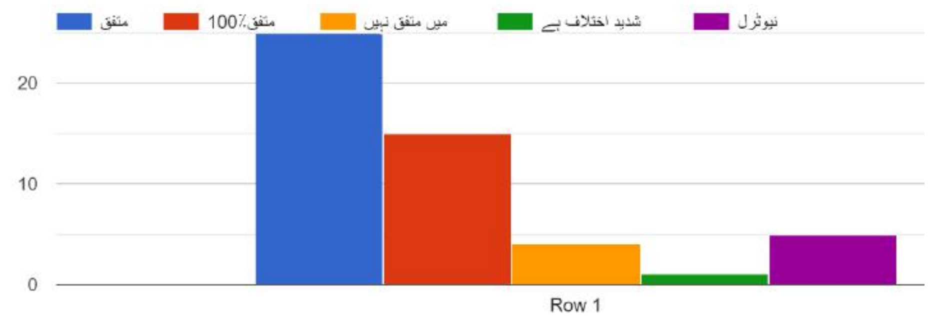


یہ نتائج بتارہے ہیں کہ انگریزی کارٹون بچوں کو مکمل اپنی حصار میں لیے ہوئے ہیں وہ وہی سوچتے ہیں جو بچوں کو دکھایا جاتا ہے ،اور جو ان بچوں کو ان کے کارٹون میں دکھایا جاتا ہے وہ صرف اس کے بارے میں ہی بات کرنا چاہتے ہیں۔ نیز جب ہمارے بچیوں کو حقیقی دنیامیں من چاہی کہانیوں کی طرح خوابوں کا شہزادہ نہیں ملتا،تو ان کی حقیقی دنیامیں اپنی شادی نبھانا بہت ہی زیادہ مشکل ہوجاتاہے۔

- **سکرین ایڈکشن**

بچوں کو کارٹون دیکھ کر کارٹون کرداروں سے اتنی محبت ہو جاتی ہے کہ ان کا اس کے بغیر کوئی گزارا نہیں ہوتا،اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ ہر وقت کارٹون دیکھیں،اگر آپ اس دوران ان ان کے کارٹون کا چینل بدل دیں تو بچے اس فیصلے کو منظور نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں ایک سروے کرایاگیاجس کے نتائج کچھ یوں ہیں:

کارٹون فلم کے دوران اگر آپ چینل بدل دیں تو کیا ہوتا ہے؟
50 responses

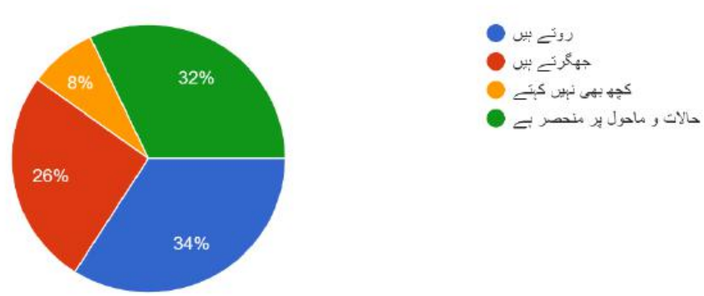


ان نتائج کے مطابق 34٪ فیصد بچے روتے ہیں جب ان کا کا پسندیدہ کارٹون چینل تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ گویاکارٹون دیکھنے کے عادی بچے ایک ایسی سکرین ایڈکشن میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس میں ان کے لیے یہ کارٹون دیکھے بغیر وقت گزارنا تقریبا ناممکن

ہو جاتا ہے۔ یہ چیز نہ صرف ان کی ذہنی صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہے بلکہ ان کے لیے اطاعت اور فرمانبرداری جیسے امور تقریبا ناممکن ہو جاتے ہیں، خواہ وہ اطاعت الٰہی ہو یا اطاعت والدین۔

- **خود غرضی کا رجحان**

انگریزی کارٹون فلمز میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ ہمیں صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اور دوسرے کے بارے میں نہیں سوچنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ کارٹون کردار خود غرضی جیسے جذبات کو بالکل فطری اور برحق رویے کے طور پر پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ انگریزی کارٹونز میں اس طرح کی کئی چیز دکھائی جاتی ہیں جو بچوں کے اندر خود غرضی پیدا کرتی ہیں اور اپنی چیز دوسرے بچوں میں بانٹنے کا حوصلہ کم کر دیتی ہیں۔ اس سلسلے میں سروے میں سوال کیا گیا کارٹون بینی بچوں کے لیے خود غرضی پر مبنی رویے پیدا کر سکتی ہے تو اس کے نتائج کچھ یوں آئے:

کیا کاٹون بینی بچوں میں خودغرضی پر مبنی رویے پیدا کر سکتی ہے؟

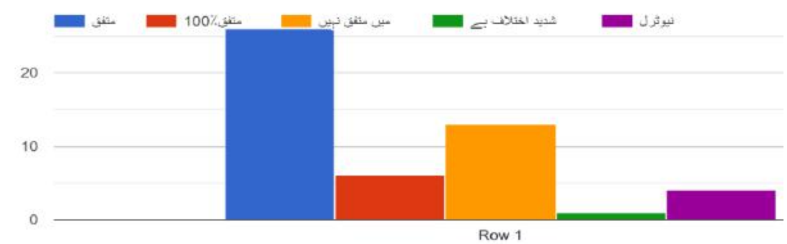


## مذہبی اثرات

- **اللہ سے دوری**

انگریزی کارٹون فلمز بچوں کو اللہ اور اس کے دین سے بے تحاشا دور کر رہے ہیں۔ سروے میں والدین سے سوال پوچھا گیا کہ کیا کارٹون دیکھنے سے بچے نماز کی ادائیگی کو مشکل پاتے ہیں، اس سوال کے نتائج کچھ یوں حاصل ہوئے:

کیا کارٹون بینی پچوں کے لیے نماز کی ادائیگی کو مشکل بناتی ہے؟

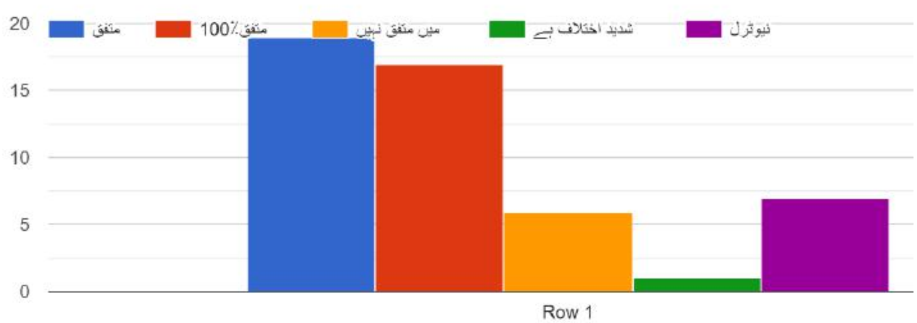

ان نتائج سے معلوم ہو رہا ہے کہ کارٹون دیکھنے والے بچوں کا اللہ سے تعلق اور اس کی عبادت کرنے کا رجحان انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔

- **کرسمس تہوار میں کشش**

انگریزی کارٹون جدید عیسائی مذہب کی تشہیر کرتے ہیں۔ ان کے کردار عیسائی تہوار کرسمس جوش و خروش کے ساتھ مناتے نظر آتے ہیں۔ جس میں ایک سینٹا کلوز اپنی سواری کے ساتھ آتا ہے اور بچوں تحفے بانٹتا ہے، وہ درخت کو سجاتے ہیں تا کہ سینٹا کلوز ان کے لئے اس درخت کے نیچے ان کے تحفے رکھ جائے۔ جب مسلمان بچے یہ چیزیں دیکھتے ہیں تو ان کا بھی دل چاہتا ہے کہ کہ ان کے گھر میں بھی سینٹا کلوز آئے اور ان کو ڈھیر سارے تحفے دے، وہ اس کو آسمان پر اپنی سواری کے ساتھ اڑتا ہوا دیکھیں۔ سروے میں سوال کیا گیا کہ کارٹون میں جب کرسمس دکھایا جاتا ہے تو کیا بچے اسے پر کشش پاتے ہیں، اس سوال کے یہ نتائج سامنے آئے۔

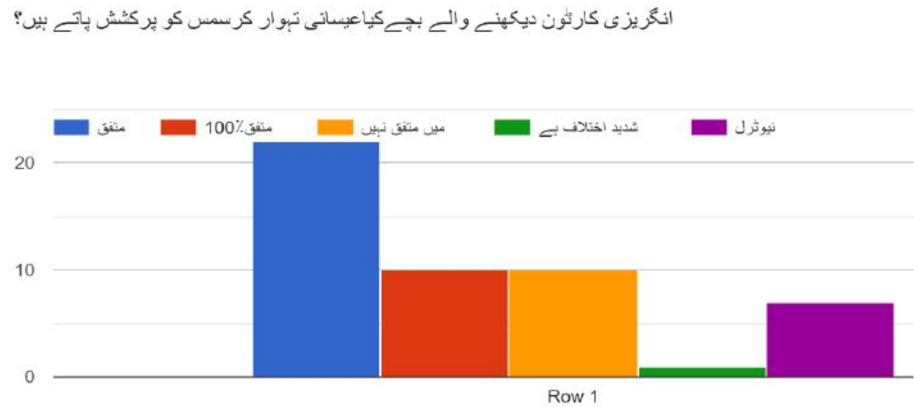


ان نتائج سے ظاہر ہے کہ مغرب کارٹون کے ذریعے اپنی ثقافت کے پرچار میں بڑی حد تک کامیاب ہو رہا ہے۔

- **والدین کی نافرمانی**

انگریزی کارٹون فلمز میں بچوں کو ان کے والدین سے بے تحاشہ دور کیے جانے کی سازش کی جاتی ہے، یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ والدین ہمارے لئے درست فیصلہ کر ہی نہیں کر سکتے اور والدین کے علاوہ دوسرے لوگ ہمارے ہمدرد ہو سکتے ہیں جو ہمیں وہ چیزیں فراہم کر دیں جو ہمیں بظاہر خوشنما دکھائی دے رہی ہیں۔ کارٹون کردار یہ پیغام دیتے نظر آتے ہیں کہ اگر والدین اولاد کو کسی چیز سے روکیں تو ان سے لڑنا، ان کے سامنے چلانا یہاں تک کہ انہیں چھوڑ کر چلے جانا بھی بالکل درست ہے۔ اسی مسئلہ کے تناظر میں ہم نے سروے میں یہ سوال شامل کیا کہ کیا کارٹون بینی سے والدین کی اطاعت میں فرق محسوس ہوتا ہے یا نہیں، تو اس کے نتائج کچھ یوں حاصل ہوئے:

کیا کارٹون بینی والدین کی فرمانبرداری جیسی صفات کو متاثر کرتی ہے؟

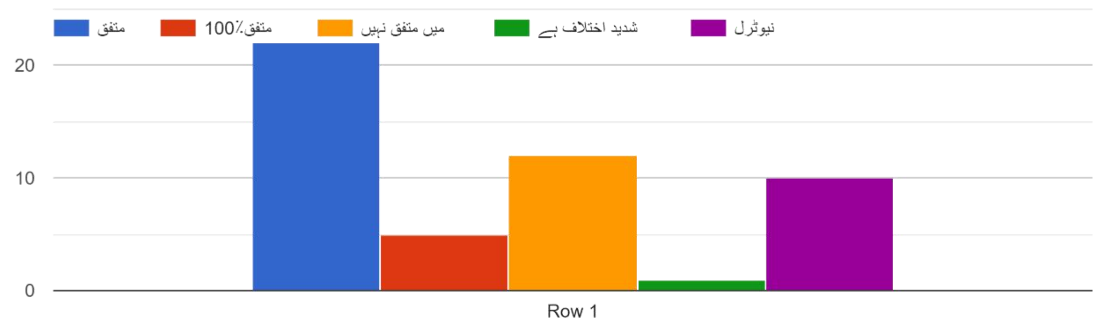


یہ نتائج بتارہے ہیں کہ دجالی اور شیطانی لوگ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئے ہیں کہ وہ بچوں کو ان کے والدین سے بے تحاشا دور کردیں اور بچوں کو والدین جب کسی چیز سے روکیں تو وہ ان سے بدتمیزی کرنے پر تیار ہو جائیں۔ اسلام تو والدین کی بے تحاشا عزت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہی چیز اپنے بچوں کو بھی سکھانے کا حکم دیتا ہے۔ والدین کی اطاعت کے حوالے سے قرآن میں یوں ارشاد ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا([9])

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنا۔

اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کے سوا کسی بھی معاملے میں اولاد اپنے والدین سے متفق ہو یا نہ ہو اس نے ان کی اطاعت ہی کرنی ہے۔ اور کبھی ان کے ڈانٹنے پر بھی اپنی آواز ان کی آواز سے اونچی نہیں کرنی۔

- **جنسی معاملات سے آگاہی**

انگریزی کارٹون دیکھنے سے بچے چھوٹی عمر میں ہی جنسی مسائل سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ انگریزی کارٹون فلمز میں بچوں کو کچھ ایسی چیزیں دکھائی جاتی ہیں، جن کو وہ باآسانی محسوس کرسکتے ہیں، مثلاً انگریزی کارٹون ڈیکسٹر لباٹری کے ایک سین میں والدہ کے پیٹھ پر لکھا ہوتا ہے it is dad trophy اسی طرح انگریزی کارٹون مینینز کی مووی میں ایک عورت کے جسم کے نازک حصے پر تیر لگتا دکھایا جاتا ہے۔ انگریزی کارٹون میں عورت کا کردار اکثر جسم کی نمائش کرتے دکھایا جاتا ہے۔ اس طرح کم عمری میں ہی بچوں میں جنسی ہیجان پیدا ہو سکتا ہے۔ سروے میں اس مسئلے سے متعلق سوال والدین سے پوچھا گیا تو ان کی رائے یہ تھی۔

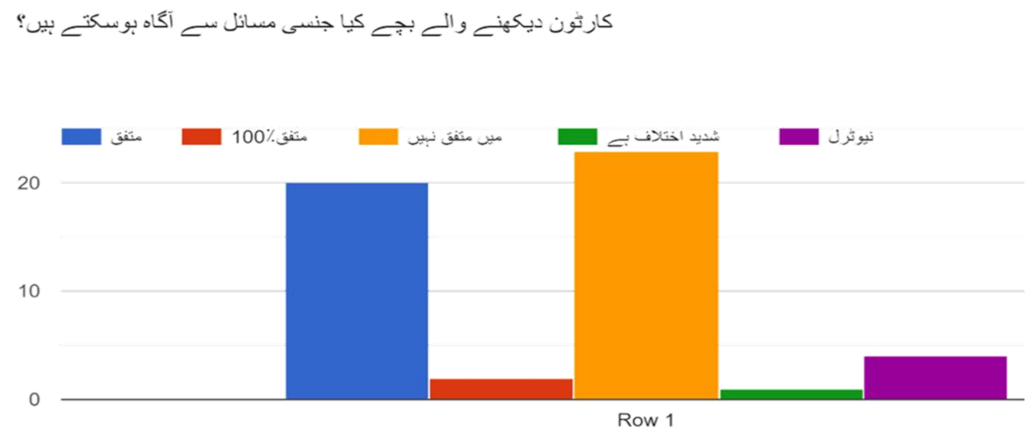


- **اخلاقی رویہ**

انگریزی کارٹون فلمز میں اکثر بچوں کو اچھا بچہ بننے کے بجائے برا بچہ بنانے کی طرف ترغیب دی جارہی ہوتی ہے۔اسی مسئلہ کے تناظر میں والدین سے سروے میں یہ سوال کیا گیا کہ کارٹون بینی سے بچوں کا اخلاق متاثر ہوتا ہے اور اس سوال کے نتائج کچھ یوں سامنے آئے:

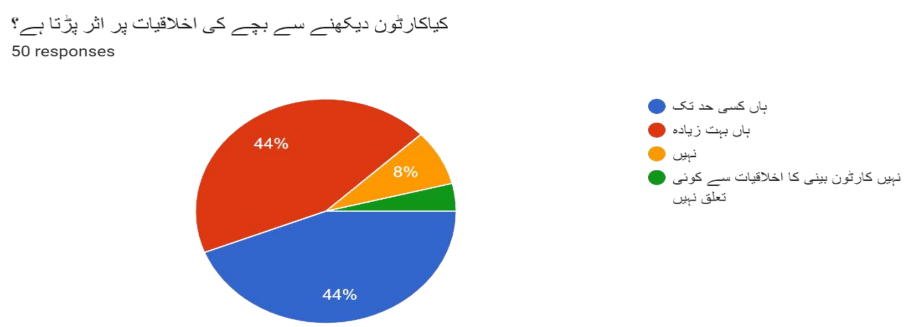


گویا جواب دہندگان اس بات پر متفق ہیں کہ انگریزی کارٹون بچوں کی اخلاقیات کو تباہ وبرباد کر رہے ہیں،اس کے مقابلے میں اسلام بچوں اور بڑوں دونوں کے اخلاق کی بہتری پر خصوصی زور دیتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:**مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ**([10]) قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ بے حیا بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔

## نتیجہ بحث

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انگریزی کارٹونز مسلمان بچوں کے اذہان، اخلاق اور مذہبی رجحانات پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے چند سفارشات پیش کی جارہی ہیں: والدین کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو انگریزی کارٹون نہ دیکھنے دیں۔ ان کو متبادل تفریح فراہم کریں، ایسی تفریح جس سے ان کو اللہ اور اس کے رسول کے قریب کیا جاسکے۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کیا اور اپنی امت کو بچوں کو حلال تفریح فراہم کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے بچوں کو تیر اندازی سیکھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي**[11] حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرمارہے تھے: جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر چھوڑ دی اس نے میری نافرمانی کی۔ انبیاء اور صالحین کو بچوں کے سامنے رول ماڈل بنا کر پیش کریں، اور انہیں بتائیں کہ یہ ہیں حقیقی سوپر ہیرو اور اس مقصد کے لیے بچوں کو صرف اور صرف مستند کتابوں سے قصے پڑھ کر سنائیں۔ بچوں کے اندر حصول جنت کا شوق پیدا کریں۔ جنت کی منظر کشی ان کے سامنے اس طرح سے کریں کہ بچپن میں ہی ان کے ننھے اذہان میں جنت کا پر شوق نقش ثبت ہو جائے۔ بچوں کو مفید سرگرمیاں سکھائیں جن سے نہ صرف ان کا وقت بہتر طور پر استعمال ہو پائے بلکہ وہ آنے والی زندگی میں ایک مفید کردار ادا کرنے کی ضروری صلاحیتوں سے بھی مزین ہو جائیں۔ والدین یہ یاد رکھیں کہ اولاد ان کے پاس اللہ کی امانت ہے جس کی درست تربیت کے بارے میں وہ مسئول ہیں: **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ**[12] سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار! تم میں سے ہر شخص محافظ اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (جو کوئی اور جو کچھ اس کی ذمہ داری میں ہے) کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ان تمام مسائل کے پیش نظر میری حکومت وقت اور پیمرا سے گزارش ہے کہ تمام انگریزی کارٹون والے چینلز کو بند کر دیا جائے۔ اور پاکستانی چینل پر انگریزی کارٹون نہ چلائے جائیں۔

## حوالہ جات

[1] Steven J. Kirsh , Cartoon violence and aggression in youth,Department of Psychology, SUNY-Geneseo, Geneseo, NY 14454, United States, 2006A.D,volume11,pp:547-557,p.552

[2] Alka S. Pandit;Bhushan V. Kulkarni, Children Are Trapped In The Illusion Of Cartoon Channel, International Educational E-Journal,2012A.D,volume 1,issue:2,pp:7-17,p.13

[3] Will Carsola & Dave Stewart and Sean Conroy, Mr. Pickles, Warner Bros. Television Distribution, United States, 2014A.D , season 1, episode 1,1:48-1:53

[4]المائدة 32:5

Al-Ma'idah 5:32

[5]Muhammad Arfan Lodhi; Syeda Nimra Ibrar;Mahwish Shamim; Sumera Naz ,Linguistic Analysis of Selected TV Cartoons and Its Impact on Language Learning, International Journal of English Linguistics, 2018A.D,pp:247-248 ,Vol. 8, No. 5,p.250

[6]Ibid

[7] Doaa Rady, The impact of animated cartoons on children[PowerPoint presentation],no publisher,(n,d),slide no:7

[8] Dr Zakir Naik, Is it Permissible to Watch Cartoons?,YouTube video,3:58,Jun 10, 2020, https://www.youtube.com/watch?v= 8xpGxh2Ygg0

[9]الاخلاص 3:112

Al ikhlāṣ 112 :3

[10]بنی اسرائیل 23:17

Al-Isra 17:23

[11]ترمذی، قاضی ابو عیسی محمد بن عیسی، جامع ترمذی، ابواب البر والصلۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی حسن الخُلق (2002)

Tirmidhi، Abu Isa Muhammad ibn Isa، Jami` at-Tirmidhi، abwab al biri wal silat ean rasul Allah،ﷺ bab ma ja' fay hasan al khlq (2002)

[12]ترمذی، قاضی ابو عیسی محمد بن عیسی، جامع ترمذی، کتاب الجہاد، باب الرمی فی سبیل اللہ (2814)

Tirmidhi، Abu Isa Muhammad ibn Isa، Jami` at-Tirmidhi، ktab al jahad,bab al rumy fi subi l allah (2814)

[13]ابو داود، سلیمان بن اشعث، سنن ابو داود، کتاب الخراج والامارۃ والفیء، باب ما یلزم الامام من حق الرعیۃ (2928)

'abu dawud,slayman bin ashaeath ,snan 'abi dawud, ktab al kharaaj wal amarat walfiy'i,bab ma yalzam al amam min haqi alraeia (2928)